بہ عون خالق کون و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

کہ یہ دیوان فصیح البیان شاعر شیرین بیان حضرت مولانا شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ

بہ مسمّی

دیوان شاہ خاموش

سنہ ۱۳۰۹ ہجری

حسب ایماے جناب منشی جگت ناراین راجیو مالک کارخانہ خیرخواہ دکن بہ اہتمام کارپرداز

در مطبع خیرخواہ دکن زیور طبع پذیرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احد سے بنکے آپ ہی احمد مختار ہے پیدا
ظہور دو جہان سارا وہی نور محمد سے
اگر ہے راحت جنت و گر ہے محنت دوزخ
وہ کعبہ ہی مکان اسکا وہ بتخانہ تجلی گاہ اسکا
اوسی ہر رنگ کا جلوہ ہزاروں رنگ رکھتا ہے
زلیخا بنکے سودائی پھری جو چاہ یوسف میں

اوٹھے جب میم کا پردہ کہاں اغیار ہے پیدا
زمین و آسمان روشن الستّار ہی پیدا
اوسی سے نور ہی پیدا اوسی سے نار ہی پیدا
ادھر ہے کفر کی صورت ادھر دیندار ہی پیدا
جدا ہر شکل ہر ہر مین جمال یار ہے پیدا
جہان مین سب اوسی سے عشق کا بازار ہی پیدا

انا الحق کا نکر دعوی ہو خاموش بس دلمین
خدا کا بیخودی مین دیکھہ لے دیدار ہے پیدا

نور ذات منزہ حبیب خدا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے
کوئی تم سا ہوا ہے نہ پھر ہوگا یا نبی مصطفے یا نبی مصطفے

ذرا پردہ غیب کو دل سے اوٹھا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ
ہمین اپنا جمال دکھائی گا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

سر عرش سے تہ روی زمین ملک سارے جن و بشر ساری حور و پری
رکھے آپکا دلمین ہین شوق لقا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

سارے انبیا اولیا اتقیا جتنے پیدا جہان مین ہے خلق خدا
شاہ تم ہو تمہارے ہین سارے گدا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

پہلے آپکی جلوہ نمائی ہوی پیچھے پیدا یہہ ساری خدائی ہوئی
پیدا آپ ہوتے کچھہ بھی نہ تھا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

پہلے پیدا وہ آپکا نور ہوا اوسی نور سے سارا ظہور ہوا
بشکل شمس و قمر اور بشکل ارض و سما یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

رتبہ سمجھے تمہارا تو سب نے سمجھے کیا وصف کیجئے تمہارا تو کیا کیجئے کیا
نہین آپ خدا نہ خدا سے جدا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

جو غضب ہے تمہارے خدا کا غضب جو کرم ہے تمہارا خدا کا کرم
جو تمہاری رضا سو خدا کی رضا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

ہوئے آپ تو پیدا بشکل عرب نکلے عین عرب کے تو عین رب
شان جل علا شان جل علا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

جی مین آتا ہے چیر گریبان کو جاؤن چھوڑ کے بستی بیابان کو
میرے سر مین مدینہ کا سودا ہوا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

جلد ملک عرب مین بلا لیجئے مجھے شہر مدینہ دکھا دیجئے
یہان سے شہرون سے وہان کا صحرا بھلا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

دیکھے صورت پاک وہ آنکھہ نہین وہان جا کے جھکاؤن ادب سے جبین

دیکھوں روضۂ اعلیٰ وہ صلی علےٰ یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

حد سے بیحد ہوگئے فرشتے میرے بحر عصیان مین ڈوبی ہی کشتی
اپنے فضل سے پار اوتار و ذرا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

پوچھین آکے فرشتے حساب ہمین جبکہ قبرون مین ہوگا عذاب ہمین
کرنا آپ عذاب سے ہمکو رہا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

سارے امتی ہین گل سے تازہ و تر اک خاموش ہے خار خستہ جگر
اوسے گل جو بناؤ تعجب ہے کیا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

کفر کافر کو بہلا شیخ کو اسلام بہلا
ساقیا ایسا پلا دے مجھے اک جام بہلا
باخبر ہوسکے ہین میری خبر لیتا ہے
وصل کی فکر مین ہون رہتا ہے تشنہ لب کا
مرغ دل کیون نہ پھنسے دیکھکے خال و خط کو
وہ تو باہر نہین نکلے ہی کبھین پردہ سے

عاشقان آپ بھلی اپنا دل آرام بہلا
جسکے پیتے ہی رہون بیخود و گمنام بہلا
قاصد ا یار کو اب کیا لکھون پیغام بہلا
شام سے صبح تلک صبح سے تا شام بہلا
کیسا صیاد ہی وہ کیسا ہی وہ دام بہلا
مجھکو بن دیکھے تو اکدم نہین آرام بہلا

کار دنیا کے تین چھوڑ کے رہنا خاموش
اور کامون سے یہ بیکاری کا ہے کام بہلا

اپنی صورت دیکھ جب اپنا گھبرانے لگا
عالم وحشت لیا ہے آکے دلمین اسقدر
قطرۂ آنسو ہمارے رہگئے منہ دیکھتے
بنگیا تار نظر زنجیر پا اپنا ہی خود
محو حیرت سرو تھا اور گل ہوا فرش زمین

پھر تو ملنا کیون کسیکا ہمکو خوش آنے لگا
شہر صحرا سا میرا آنکھو تمین دکھلانے لگا
خانہ تن آتش دل سے جو جلنے لگا
بال بال اس زلف کا دیکھا جو بل کھانے لگا
رجب سوئے چمن تشریف فرمانی لگا

بنگیا تار نظر زنجیر پا اپنا ہی خود	بال بال اس زلف کا دیکھا جو بل کھانے لگا
محو حیرت سرو تھا اور گل ہوا فرش زمین	یار جب سے چمن تشریف فرمانے لگا
کیا حقیقت میری سن اسکی جو مین بھاؤن نگہ	یہ غنیمت ہے کہ میری من مین وہ بھانے لگا

کیون نہ ہون خاموش گوش و چشم اپنی بند کر
صورت سرمد کی صدا جیسے کہ سن پانی لگا

جفا و جور کیا یا وفا ہوا سو ہوا	ہوا مین راضی جو اوسکی رضا ہوا سو ہوا
بھلا ہوا سو ہوا یا برا ہوا سو ہوا	طرف ہے یار کے جو کچھ ہوا سو ہوا
مین چھوڑ تجھکو اے صنم جب میری کہان جان و دل	اذل سے بندہ ترا ہو گیا ہوا سو ہوا
قریب ہے مجھسے ہی پھر کیون نظر سے غائب ہے	جمال اپنا تو مجھکو دکھا ہوا سو ہوا
معاف کر دے خطا دل ہی بیقرار اسیر	کبھو تو چھاتی سے اپنی لگا ہوا سو ہوا
مین دیکھ زلف کو ہون کفر کی ضلالت مین	دکھا کے منھ کو مسلمان بنا ہوا سو ہوا

بندہ کسو سے تو پھر چاہتا ہے کیون خاموش
وسیلہ تیرا علی مرتضے ہوا سو ہوا

جب تک وہ دلربا مری بر مین نہ آئیگا	صبر و قرار دل مرا ہرگز نہ پائیگا
ایسا ہے وہ مقام جو قاصد بھی جا سکے	افسانہ میرا کون اسے جا سنائیگا
ہر چند سیل اشک بہاتی ہین چشم تر	پر سوز ہجر اون سے بجھایا نہ جائیگا
رنج و محن سے عشق از رده دل نہ ہو	جیسا رلائیگا تجھے ویسا ہنسائیگا

اوس وقت ہو نصیب کے خاموش وصل یار
پروانہ سا تن اپنا تو جسدم جلائیگا

شکل انسان مین خدا تھا یہ مجھے معلوم تھا	حق سے تا حق مین جدا تھا مجھے معلوم تھا
با وجودیکہ ترا مشردہ نحن و اقرب تھا	گرچہ قرآن مین لکھا تھا مجھے معلوم نتھا

ہو کے سلطان حقیقت اسی آب و گل مین
مطلع دل پہ مر چھایا تھا زنگار خود
ایک مدت حرم و دیر مین ڈھونڈا نا حق

در بدر مثل گدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
چاند بدلی مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سیم بر بر مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ہو گئے خاموش تحیر سے و تماشا دیکھا
رنگ بیرنگ ہوا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بیمار میرا دل ہے اچھا نہین ہوتا
آئینہ دل میرا مصفا نہین ہوتا
اعمال کی شامت ہے میری تجھ سے ستم ہے
آزار محبت مین فقط مین نہین سرگرم
تا حشر یقین ہے کہ رہے عشق کا مردہ
دل تیرا اسے چاہے تو وہ تجھکو بھی چاہے

جب تک کہ علاج و مسیحا نہین ہوتا
وہ شکل نظر آئے کا نقشہ نہین ہوتا
جو اوسکا ستم ہوتا ہی بیجا نہین ہوتا
ہے کون جسے عشق کا سودا نہین ہوتا
قم کہنے سے عیسے کی بھی زندہ نہین ہوتا
تو اوسکا نہین ہوتا و تیرا نہین ہوتا

خاموش رہو سولی پہ لو انا الحق
منصور سا تم چاہو تو رتبہ نہین ہوتا

محبوبون کے اوپر جفا کیجئے گا
میان آپ مختار ہو اپنی دل کے
سکتا نچھوڑو ہوا ہو گئین رکھے
مین بیمار ہون عشق کا ای طبیبو
زبان آپ کی میٹھی اور بات میٹھی
ہوس تاج شاہی کی مجھکو نہین ہے
خطا وار ہون چین جبین تم ہو ہر دم
بظاہر ملاقات ہوتی ہے مشکل

جو دشمن ہین اون سے وفا کیجئے گا
جو جی چاہے اپنا کیا کیجئے گا
میرے سر سے تن کو جدا کیجئے گا
نہین تم میری ہر گز دوا کیجئے گا
ثنا کیجئے گا یا گلا کیجئے گا
فقط اپنے در کا گدا کیجئے گا
کبھو دیکھ ادھر بھی ہنسا کیجئے گا
مگر خواب مین تو ملا کیجئے گا

ہیں خاموش ہوں ہے آگے تیرے مولا
میرے حاجتیں سب روا کیجئے گا

مجھے مشکل ہے تجھی پاس بلانا جانا
وہ بیدل ہے جیسے اپنا میں تنہا ہوں
ال تمل مجھسے مگر تاب ملاقات کبھی
پھر اہیتر ہو بھٹکتا ہوا میں آخر کار
جو کچھ اتنے سے تو بہ پیشہ خدا ہی پھرا
اک ملاقات ہے روحانی و دگر جسمانی

تو اگر چاہے تو آسان ہے آنا جانا
ہوا ہے گیا جیسے اپنا بیگانا جانا
دل ہے اس بندہ کو ہرگز نہ بہلانا جانا
تیرے کوچے سے میں اپنا ٹھکانا جانا
تیرے باعث سبھی مجھسے سارا زمانہ جانا
کسی صورت سے وہ صورت کو دکھانا جانا

محفل یار میں خاموش ہے لازم تجھکو
شکل پروانہ پرو بال جلانا جاتا ہے

ملک ہستی میں عدم سے ہوا آنا اپنا
رندو ہو تو ہو سارا زمانہ اپنا
روبرو ہے خم ابرو کا تصور ہر دم
برہمن دیر میں اور شیخ رہے کعبہ میں
اپنے مولا سے جو پھر جائیں تو پھر جائیں کہاں
چشم سے پردہ لپیٹ ... کا اوٹھا دیکھو تو

آئے جس جا سے اوسی جا ہی جانا اپنا
اپنی تائید کو اک بس ہے وہ جانا اپنا
سر طرف قبلہ کے کسطرح جھکانا اپنا
ہم گئے کوچہ دلدار میں خانا اپنا
دین و دنیا میں نہیں اور ٹھکانہ اپنا
کون بیگانہ ہے اور کون یگانہ اپنا

محفل عشق میں خاموش ہی رہ کشش ہے
شمع سا گر لے جو منظور جلانا اپنا

دلمیں کچھ اور نہیں ہے حسرت و ارمان نہیں
تیرے بیچ چاہتے ہیں کے سوا

آہ افسوس طرف میرے ترا دھیان نہین
ایک دن وہ تہا کہ ہر دم ترے دمساز تھے ہم
اب تو وہ نوبت ہے صورت کی بھی پہچان نہین
پاس جب تک ہے ہم آپ کے دل شاد رہے
اب تو فرصت ہمین غم سے کبھو اک آن نہین
پہلے تو اپنے نظر مین مجھے منظور کیا
بزم سے اپنے مجھے کا ہیکو پہر دور کیا
حال کچھ ایسا ہے کچھ کہہ نہین سکتا ہون مین
درد فرقت سے مرے تن مین رہی جان نہین
باندہ خاموش کمر جلد سے کر عزم سفر
ناخدا کشتی کا کچھ تیری نگہبان نہین

کیون تو ہی مجہسے خفا
تیرے ہمراز تھے ہم
آشنا تہا یا نہ تھا
خوب آزاد رہے
جب سے ہین تمسے جدا
خوب مسرور کیا
میری تقصیر بتا
تری راہ تکتا ہون مین
اے مسیحا مرے آ
موج دریا سے نڈر
تیرا حافظ ہے خدا

گمنامی ہماری ہے یہی نام ہمارا
سامان تو کیا ہے سر انجام ہمارا
بیکار و معطل ہوے ہم کار جہان سے
ہم عشق کے بندہ ہین سلف شیخ و برہمن
صحرا مین رہین باغ مین ہم کا ہے جا
بخت اپنے تو فرخندہ نہی روز ازل سے

آغاز ہمارا ہے نہ انجام ہمارا
تکلیف ہماری ہے آرام ہمارا
خود آپ خدا کرتا ہے اس کا ہمارا
کیا تم سے کہین کفر ہے اسلام ہمارا
گلشن مین نہ جسکے وہ گلفام ہمارا
کیا کر سکے اب گردش ایام ہمارا

سلام قوی ہو ویگا وسوقت ای خدا
جسوقت کہ بجا ویگا دل رام ہمار

جاناں کی طرف جائین تو جانا نہین ہوتا
لطف اپنے بلائین تو ... نہین جاتا

کچھ کھوج ہی اوسکا نہ پتا ہے نہ نشان ہے
افسانۂ فرقت کا ہے طومار بہت سا
مضمون ادا اپنا بہ سوا یار کی ابرو
پوشیدہ نظر سے ہی جو یہہ زخم جگر کا
یاد اوسکی ہہ دل مین ہے اور جان جگر مین

قاصد کو بہجا ہین تو بہجانا نہین ہوتا
کاغذ پہ لکہا ہین تو لکہانا نہین ہوتا
غیرون کو سنا ہین تو سنانا نہین ہوتا
مرہم جو لگا ہین تو لگانا نہین ہوتا
دل سے جو بہلا ہین تو بہلانا نہین ہوتا

خاموش ہین بس کیا کرین ہے تیرے بلائی
ہم آپ وہان آئین تو آنا نہین ہوتا ہے

صل علی کیا چہرہ نبی کا ہے
شمس و قمر ہین اوسکے قطرے
پامال ہوگئے کفر کے یکسر
عاشق یوسف کا ہمکو ہوئے
رب نے بنا کر خلق کو دیکہا
قدرت حق ہے اس مین نمایان ہے
دیدار حق ہے دیدار حق ہے

چہرہ حق تھا چہرہ نبی کا
نور کا دریا چہرہ نبی کا ہے
جب ہوا پیدا چہرہ نبی کا ہے
دیکہہ زلیخا چہرہ نبی کا ہے
آئینہ اپنا چہرہ نبی کا ہے
کیا ہے تماشا چہرہ نبی کا ہے
واللہ باللہ چہرہ نبی کا ہے

خاموش دل مین کرلے تصور ہے
بس ہے وسیلہ چہرہ نبی کا ہے

قفس مین بلبل شیدا کو کرلیا صیاد
پر درد کو کہولدے اور سن مری حقیقت کو
مین دیکہہ غنچہ خاطر کو منقبض سینے
کہلا نہ عقدۂ دل کچہہ نہ دیکہی غیر چمن
قفس مین دیکہہ تو مجہہ کو پر چمن مین تہی د

نہ کئے قصور کیا مین ہے کیا تیرا صیاد
تجہے سناتی ہون مین اپنا ماجرا صیاد
چمن مین آ گئے تہے کہانی کو ہوا صیاد
ہوئی ہون قید عجب ہے گل کہلا صیاد
پہنسا ہی گل کی محبت مین امام صیاد

ستم تو باغ میں پہلے ہے باغبان کا تہا | ہوا ستم یہ ہم تیرا دوسرا پیدا

کسی سے کچھ نہ کہو ہو رہو جیا خموش
خدا سے صید بنایا خدا کیا د

کوئی جانے کیا عز و شان محمد | خدا آپ سمجھے رتبہ دان محمد
مکان خدا ہے مکان محمد | کہ جبریل ہے دربان محمد
کلام اللہ ظاہر ہے اون کی زبان سے | بیان خدا ہے بیان محمد
زمین پر نمونہ ہے عرش بریں کا | مدینہ ہے جو آسمان محمد
رہیں حشر میں چین سے عجب ہے | ہیں سب امتی میہمان محمد
کرے بندہ جو مدح وہ مدح کیا ہی | خدا آپ ہے مدح خوان محمد
ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر | یہی چار ہیں دوستان محمد
علی سا ہوا کون ہے شیر یزدان | صف جنگ میں ہمعنان محمد
حسین و حسن اور خاتون جنت | جگر گوشہ و جسم و جان محمد
ہیں بارہ امام اور معصوم چودہ | صحابہ ہیں سب ہمرہان محمد
نہ جنت کی پروا نہ دوزخ کا ڈر ہے | فدا دل سے ہیں عاشقان محمد
درود و سلام اونکی ارواح پر ہو | پہر ہو دل سے اے دوستان محمد
محب اونکے جو ہیں قیامت میں بیشک | رہیں جا کے زیر نشان محمد
یہاں اور وہاں دیکھو اونکو ہوا | جو زندہ ہیں ہیں دشمنان محمد
ہوا معجزہ کیسا شق القمر کا | لیا جس نے دھرتی امتحان محمد
منور وہ تن تھا نہ تھا جسکا سایہ | عجیب شان حق تھی وہ شان محمد

خاموش

اگر تیرا خامہ مشش ہر مو زبان ہو
نہ ہو تو بھی ذکر و بیان محمد

لقائے خدا ہے لقائے محمد ۔ ثنائے خدا ہے ثنائے محمد
نہ ہوتے محمد خدائی نہ ہوتی ۔ تھی سب خدائی برائے محمد
محمد سے راضی خدا ہی ہے راضی ۔ رضائے خدا ہے رضائے محمد
زمین فخر کرتی تھی عرش و مکان پر ۔ مدینے میں جب گھر بنائی محمد
ملک اور فلک اور لوح و قلم تھے ۔ ہوئی سب سے اول بنائے محمد
پیمبر اولو العزم تھے گو کہ سارے ۔ مگر جیسا رتبہ کہ پایا محمد
فرشتوں کی آنکھوں میں ہوتی تھی زینت ۔ کہ سرمہ ہے کیا خاکپائے محمد
کہاں ہمکو نسبت جو پارس ہوئے ۔ سر عرش پر پہنچے پائے محمد
ہوا چاند دو ٹکڑے کیا معجزہ تھا ۔ فلک سے زمیں تک [illegible] محمد
طلبش ہوگی محشر میں جب کہ سب کو آ ۔ محبوں کے سر پر لوائے محمد
ادھر سے جانو بیشک ہے دشمن خدا کا ۔ نہ ہو جسکے دل میں ولائے محمد
فقط بخشوانی کو امت کے ابدلا ۔ یہہ دنیا میں تشریف لائے محمد
احد اور احمد میں کیا ہے جدائی ۔ بجائے خدا ہو جو جائے محمد
اگر عیسی کرتے تھے مردونکو زندہ ۔ نبوت کو زندہ بنائے محمد
سوائے یار یاروں کے ہمراز و ہمدم ۔ نہیں کوئی اور آشنائے محمد
حسین و حسن اور خاتون جنت ۔ یہی خاص ہیں دلربائے محمد

قیامت کا خاموش کیا خوف اوسکو
جو دل سے رہے جان فدا اسکے محمد

[illegible] رستہ چلو صفا ادب سے سر کو جھکا جھکا کر ۔ مثال نقش قدم ہو تم عمر دیکھتی گرا گرا کر
ذرا تم دیکھو خدا تو سوچو خود بیٹھی انکو بلا بلا کر ۔ سوا خدا نہیں ہے کوئی خدا ہے دو تو خدا [illegible]

وہ تنہا حاضر وہی ناظر وہی باطن وہی ظاہر
ہوا ہو جن جیسے میں ترا عاشق عجب لذت [illegible]
کریں میں معشوق عاشقوں سے عجب [illegible]
پایا پیر و جہ بلند ہونا پیا یا آخر کو یا نہیں

تو ہے جو لکھتا ہے میں ان میں جو تو ہی [illegible]
[illegible] دکھاتا ہے عشق مجھکو مری [illegible]
ہو تو نکھرا دکھا دکھا کر ہو تو نکھرا [illegible]
[illegible] بدنت بعد جیسے بہت سا مجھکو [illegible]

نہ پوچھو خاموش ہو رہو تہہ آپ مختار اپنے دل کا
رکھا ہے بلبل کو کیوں رلا کر رکھا ہے گل کو ہنسا کر

آشیانہ بنا گلستاں سے اٹھا لی بلبل
باغباں کا ستم دوسرے صیاد کا ظلم
ہوگی معلوم تجھے اس گھڑی سب [illegible]
چہچہے کرتی ہے کیا اس [illegible] حاصل
پائیداری ہے کہاں صحبت گل ہے دن چار
بیٹھ اک جا تو بس کرکے تصور گل کا

باغ کو چھوڑ دی جنگل کی نکالی بلبل
ہاں ان دونوں کی ہاتوں سے بچا لی بلبل
جب تو پڑ جائیگی صیاد کی پالی بلبل
شمع پہ پروانہ پر و بال جلائے بلبل
[illegible] تو اپنے میں سما لی بلبل
کیوں اڑی پھرتی ہے پھر جھاڑ کی ڈالی بلبل

گل مقصود کی ہے چاہ تو کر چونچ کو بند
غنچہ ساں آنکھ خاموش بنا لی بلبل

حمد خدا کی پاک زباں پر لائیں ہم
شرط ادب ہے [illegible] ہزار بار
جس بارگاہ پاک کا دربان جبرئیل
اعمال بد [illegible] کیا ہم نے [illegible]
ہے [illegible] ارادہ مبارک [illegible]

بالغت مصطفیٰ میں اگر لب ہلائیں ہم
مشک اور گلاب سے پہلے دہن کو دھلائیں ہم
اپنے ترے نصیب وہ در تک بھی جائیں ہم
ہے بات شرم کی وہاں کیا دکھائیں ہم
روضہ کے روبرو یہ قصیدہ سنائیں ہم

خاموش جانا ہوگا اوسدم وہ بزم مین
پروانہ ساتن اپنا یہہ جسدم جلاہین ہم

ہر رنگ کہ دیدیم عیان روی تو دیدیم
در کعبہ و بتخانہ چہ گبر و چہ مسلمان
دارم ہوس جنت و بے منت رضوان
قتل من بیچارہ نسازند بہ شمشیر
پروای ندازیم شود سایہ طوبی

ہر گل کہ شمیدیم نہان بوی تو دیدیم
باہم بخلافند مگر سوی تو دیدیم
خلد است ہمانکہ سر کوئی تو دیدیم
از جان بگذشتیم جو ابروی تو دیدیم
آن دم کہ قد و قامت دلجوی تو دیدیم

خاموش بسر رخ تو چونکہ رزنجیر
قیدیم سر رشتہ گیسوی تو دیدیم

ڈہونڈہتی ہین اوسکو بلاتی ہین ہم
دور ہین یا پاس ہین ہم کس کے ہین
ہم نہین ہین ہم نہین ہین ہم ہین
چہوڑ کے وحدت چلی کثرت کی
ڈہین تہ ان کے ہی پرستش کی
دل جو ہمارا ہے یہی بس کعبہ ہے

ساتہہ ہے وہ جان کہین جاتی ہین ہم
بندی اوسی کی کہلاتی ہین ہم
دیکہنے کو ہم نظر آتے ہین ہم
اسلئے بس ٹہوکرین کہاتی ہین ہم
قبلہ طرف سر کو جہکاتی ہین ہم
کعبہ کو بتخانہ بناتے ہین ہم

رو برو خاموش ہین ہم سکتے سے
پیچہے بہت باتین بناتے ہین ہم

مانند گل و خار سے برہین یا بہلی بیٹہے
ہین کون اوسی گلشن قدرت کے پہلی ہم

اے چمن دہر مین جون سرو خرامان
آزاد رہی خوب نہ پھولی نہ پھلی ہم

دو روزہ یہان سیر ہے پھر ملک عدم مین
جانا ہی وہان آئے جہان سے کہ چلی ہم

مدفن ہو جو اس کوچہ مین اپنی رہی قسمت
آجاوین اگر یار کے قدمون تلی ہم

ہے عید اگر جان بھی قربان کرین اک دم
ملجاوین کبھو اپنے جو جانان کے گلی ہم

دیکھی کف قاتل کو جو ہم رنگ حنا کی
خون اپنا سمجھ کے کف افسوس ملی ہم

پروانہ جلا شمع سے آتش سے جلی شمع
خاموش تب عشق سے از خود ہی جلی ہم

بندہ اللہ کہلاتے ہین ہم
صورت آدم نظر آتی ہین ہم

جو حقیقت ہے ہماری کیا کہین
آہ بس کہنے کو شرماتی ہین ہم

ڈہونڈہتے ہین جب کہ حق کی ذات کو
آپ خود اپنے مین پاتی ہین ہم

سینہ گلشن ہو جو اپنا کیا عجب
عشق مین بس گل پہ گل کھاتی ہین ہم

دیر سے مطلب نہ کعبہ سے غرض
ہے جہان جانا وہان جاتی ہین ہم

دیکھنا ہے دیکھلو اس رنگ کو ۞
رنگ بیرنگی کو دکھلاتے ہین ہم

بد بہی ہین خاموش ہم تو نیک ہین
یار کو اپنے اگر بہاتے ہین ہم ۞

کیا مین خلق جہان سب شمار آنکھون مین
نہ تجھ سا کوئی نظر آیا یار آنکھون مین

ہوا ہے باغ مراد دل ہوا الفت سے
پھری جو سنبل تیری بہار آنکھون مین

کبھو وہ زلف کو دیکھون کبھو وہ زلف کے تار
یہہ ورد ہے عزرائیل خار آنکھون مین

نہ آنکھ مین پہ جو گر ہے لیکے جو پیچ مین بلبل
کہا بتاؤن گا تیری ہزار آنکھون مین

شہید ناز ہی تو مین بھی ہون ترا عاشق
خدا کی راہ صفا ہی نظر نہین آتی

رکھون یہہ حسرت حشر تلک یادگار آنکھون مین
خودی کی بھیر ہی گرد و غبار آنکھون مین

چڑہا لی سولی پہ خاموش ہوئے جب منصور
سوائی حق نظر آئی نہ دار آنکھون مین

یار وہ سب کا ہے کچھہ اک ہمارا ہی نہین
ہر کوئی چاہی بس اپنی طرف کو دیکھی
آپ مالک ہی جدہر چاہا اودہر کو دیکھا
چمن دہر مین آئی ہو کرو عشق کی سیر
توشہ دین جو کچھہ کرنا ہی بس کر لو یہان

پیارا وہ سب کو لگی ایسا کوئی پیارا ہی نہین
خود ہے مختار کسو کا وہان چارا ہی نہین
ملک وہ کیسی کی نہین کیسیکا اجارا ہی نہین
ایسی کوئی سیر نہین ایسا نظارا ہی نہین
پہر کے دنیا مین نہین آنا دوبارا ہی نہین

ملکِ توحید مین خاموش ہین سردار سبہی
مثل منصور کوئی نعرہ پکارا ہی نہین

اپنا محرم جو بنایا تجھی مین جانتا ہون
تو اگر بھولا تو بھولا میرا صاحب مجھکو
سب زمانہ مین پھرا دہونڈہتا محبوب کو
مل نہ مل مجھہ سے مری سن نہ سن بول نہ بول
بد ہون یا نیک ہون مین تیرا تو میرا حافظ
کاٹھہ کی پتلی کو جس طرح سے بازی گر لے

مجھہ سے منہہ پھیر کے کیون چھپتا ہی تجھی مین جانتا ہون
مین نہین تجھکو بھلایا تجھی مین جانتا ہون
نہین تجھسا نظر آتا ہے تجھے مین جانتا ہون
دلمین میرے تو سمایا تجھے مین جانتا ہون
تجھکو پایا خدایا تجھے مین جانتا ہون
آچا مین جیسا نچایا تجھے مین جانتا ہون

بات کرنی بھی جو بہتر ہے تجھے جا[illegible]
تیرا بندہ ہون خدایا تجھے مین جانتا ہون

عشق مین جب کہا قدم عقل کہان ہم کہان
آپ ہی مین آپ نہین ہین ہم عقل کہان ہم کہان

شیخ سے ہو نہ مدعا و گبر سے ہو نہ التجا
دیر کدہر کدہر حرم عقل کہان ہم کہان

دنیا و دین کے کاروبار اپنا نہین ہے اختیار
ہستی ہماری ہو عدم عقل کہان ہم کہان

اُنکی رضا سے تو مجھے بھلا برا راضی جو کچھ تری رضا
گر ہے خوشی و گر ہے غم عقل کہان ہم کہان

کچھ کبھی صلاح کار کو ہمسے نہ پوچھو چپ رہو
ہم نہین جانتے بیش و کم عقل کہان ہم کہان

حال ہمارا اور ہی سب سے نرالا طور ہے
خوش ہی ہین اور چشم نم عقل کہان ہم کہان

خاموش کے گناہ سب بخشے ہی سب تو کیا عجب
جامی جو ہین نشہ ام عقل کہان ہم کہان

جوش الفت کا تری دل مین سبب رکھتا ہون
دور کچھ مجھسے نہین پھر بھی طلب رکھتا ہون

طبع نازک کو تری دیکھکے دم مین سردم
لطف سے خوش ہون ولے خوف غضب رکھتا ہون

مہربانی کا تو باعث ہی بنا ہون گستاخ
بے ادب ہیچ نہین ترا کچھ نہ ادب رکھتا ہون

عشق کا مرض چھپائے سے کہان چھپتا ہے
زردی رنگ ہے اور خشکی لب رکھتا ہون

دیکھ نیرنگی کو ہر اک سے ملا ہے خاموش
ورنہ پروا تو کسیکی بھلا رکھتا ہون

نہین راحت بجز کا تیرے غم جانتا ہون
تجھے دل سے ہر دم ہم جانتا ہون

ستم تو ترے کب ستم جانتا ہون
عنایات و لطف و کرم جانتا ہون

تو انجان ہوتا ہے کیون مجھسے جانا
بھلا جان سے کیا مین کم جانتا ہون

دوئی دور ہوتی ہے جسوقت دلسے
یہہ تن اپنا بیت الحرم جانتا ہون

سبھی نام دیر و حرم سے نہین ہے
یہی صورت اپنی صنم جانتا ہون

دو عالم کی ہستی ہے موہوم ساری ۔ جسے دیکھتا ہون عدم جانتا ہون

تیرے ذکر سے ہون مین خاموش لیکن
بدل فکر سے دمبدم جانتا ہون

نہ مہر و وفا نے نہ جفا چاہتا ہون ۔ بہر حال تیری رضا چاہتا ہون
نہین مجھکو حاجت ہے دیر و حرم کی ۔ جہان تو ملے وان ملا چاہتا ہون
شرف جانگر بادشاہی ہے بہتر ۔ گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہون
نظر کا مجھے تیر لاگا ہے کاری ۔ کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہون
وہ منہہ دیکھ بس راتدن خوش بخوش ہون ۔ تری زلف مین جا پھنسا چاہتا ہون
جفا کے عوض جون لگا خون بہانے ۔ کف پا سے بوسہ لیا چاہتا ہون
خدا کے اطاعت کے قابل نہین ہون ۔ مین بندہ کا بندہ ہوا چاہتا ہون
مری جان و ایمان تجھپر سے قربان ۔ تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

زبان سے ہون خاموش اب اس لئی مین
تری بات دل سے سنا چاہتا ہون

اپنا دل تو مین کسی بت کو دیا چاہتا ہون ۔ چھوڑ اسلام کی راہ کفر لیا چاہتا ہون
اے مسلما تون کہو مین کیا برا چاہتا ہون ۔ جسسے ملتا ہو خدا اوس سے ملا چاہتا ہون
پارسائی کی طلب ہے نہ طلب رندی کی ۔ یار جس طور رکھے ویسا رہا چاہتا ہون
اتنی طاقت ہی کہان اس قافلہ تک جا پہونچون ۔ جرس ناقہ کی آواز لیا چاہتا ہون
عشق کے درد سے مر جانا قبول ہے مجھکو ۔ نہ مسیحا سے مین جینے کی دوا چاہتا ہون

اوسکو پروا نہین مین اپنی خوشی سے خاموش
شمع پر جیسا کہ پروانہ جلا چاہتا ہون

جو عاشق کہ ابرو کا خم دیکھتے ہین ۔ اونہی خم کو طاق حرم دیکھتے ہین
[illegible] اپنی کچھ اور ہے سب ہے ۔ صنم کو نہین ہم ستم دیکھتے ہین

نظارہ ہی دیدار دلبر کو جن کو
تماشا نظر آیا قدرت کا نادر
مجھے آنکھہ جب تھے بہت سیر دیکھی
سمجھہ لو ہین محروم لذات دین سے

وہ کب سیر باغ ارم دیکھتے ہین
کھین کیا کہ یارو جو ہم دیکھتے ہین
کھلی چشم اب ہی تو کم دیکھتے ہین
جو دنیا کے ناز و نعم دیکھتے ہین

صدا صوت سرمدی سنتے ہین ہر دم
جو خاموش ہین سو سے دم دیکھتے ہین

اگر شکل گل ہون و گر خار ہو نہین
بہار و خزان دونون ہے میری صورت
مکان ہے مرا شہر وحدت کے اندر
طبیبو نسے اپنی دوا کیا مین پوچھون
نہ سمجھو مین بیہودہ پھرتا ہون ہر سو
مجھے فخر ہے تیری کوچے مین جانا

گلستان قدرت کا اظہار ہون مین
کبھو یون کبھو دون ہون گلزار ہون مین
نظر کرتے کثرت کے اوپار ہون مین
حکیم آپ ہون آپ بیمار ہون مین
طلب گار دیدار دلدار ہون مین
نہین گو سزاوار دربار ہون مین

ہون خاموش ہے عبدیت حال میرا
انا الحق جو بولون تو سر دار ہون مین

کون ہی جا ہی کہ جس جا پہ ترا نور نہین
پردہ ہستی سے اپنی مین ہوا ہون مہجور
شکل روشن کو چھپائے تو کہان چھپتی ہی
حق تو کہتا ہو انا الحق کی صدا کیا ہو

پران آنکھون سے تجھے دیکھنا دستور نہین
ورنہ نہین ملنا ترا مجھہ سی تو کچھہ دور نہین
شمع فانوس مین ہی نور تو مستور نہین
وہ زمانہ بھی نہین اور وہ منصور نہین

جذبہ شوق سے خاموش کبھو روتا ہی
غم سے مہجور سے کی دل تو میرا رنجور نہین

ہو عاشق بیرنگی وحدت کے یہہ معنی ہین
کثرت پہ نظر مت کر غفلت کے یہہ معنی ہین

ہے عشق مجاز اچھا پر فسق نہو دلمین
ڈرتا ہون اس سے خرفت کے یہہ معنی ہین

عشاق سبھی ہین پر پروانہ ہی مردانہ
گر شمع پر جلتا ہی الفت کے یہہ معنی ہین

کیا تیر نظر بازی معشوقونکی ہے یارو
بے ماری گرا دیوین شوکت کے یہہ معنی ہین

محتاج سمجھہ اونکو جو رکھتے ہین مال و زر
جانان سے رہو ہمدم دولت کے یہہ معنی ہین

کوئی رال اگر سنکی حالت بھی کیا چاہیے
دلمین نہو غیرت حالت کی یہہ معنی ہین

خاموش رہو دیکھو صورت جو نظر آوے
سمجھو نہ سوا حق کے عصمت کے یہہ معنے ہین

مظہر کبریا معین الدین
دلبر مصطفے معین الدین

ہمہ انبیا حبیب خدا
پنجہ مرتضے معین الدین

خط ہذا حبیب رخ پر تھا
نہ کوئی تمسا ہوا معین الدین

ہے لقب آپکا عطای رسول
کرو مجھپر عطا معین الدین

اسم اعظم تمہارا بس ہردم
ہے وظیفہ مرا معین الدین

مین ہون مشہور آپکا خادم
ہون برا یا بھلا معین الدین

اپنے در کے سوا کہین مجھکو
در بدر مت پھرا معین الدین

نفس شیطان کے دام سے مجھکو
جلد کیجے رہا معین الدین

خوف دلمین نہ رکھہ تو بس خاموش
ہے وسیلہ ترا معین الدین

فیض چشتی کی ہے کیا شان ترے کیا کہنا
مور پہنچا ہی سلیمان تر [illegible]

روح تو رہتے ہی ہران ترے کوچہ مین
آئے کیونکر تن بیجان ترے کوچہ مین

آہ نہین سکتا ہون یہان نہ بلا سکتا ہون تن
راتدن رہتا ہے لیس دھیان ترے کوچہ مین

کیا عجب ہے کہ بنے صورت مجنون لیلی
چیر کر اپنا گریبان ترے کوچہ مین

مسکن روح مرا بعد فنا ہوگا وہین
دفن ہو یا نہو اے جان تری کوچہ مین

خاک پر نقش کف پا ترا ہو وے کیونکر
فرش ہین دیدہ حیران ترے کوچہ مین

چہوڑ دروازہ ترا جائین کہان ہم خاموش
جان تو کردی ہے قربان ترے کوچہ مین

زاہدا زہد خشک مین سوچے ہی کیا جو ہو سو ہو
عاشق چشم ترہے بن آنسو بہا جو ہو سو ہو

نقل حیا نہ کے پردہ کو رخسے اوٹھا جو ہو سو ہو
کوچۂ یار مین تو آ بھلا برا جو ہو سو ہو

عشق حقیقی اصل ہے عشق مجازی نقل ہے
دونون طرف سے کوئی طرف دل کو لگا جو ہو سو ہو

دل ہے ترا خدا کا گھر کرلے صفا طواف کر
کعبہ کو حج کیواسطے جا یا نجا جو ہو سو ہو

لیلی نکیون ملی تجھے مجنون سا خوار زار تن
پہرتا رہو تو دشت مین بلبلا جو ہو سو ہو

در پہ مین تیرے آ کھڑا کیا کرون خاموش ہون
شاہ بنا گدا بنا تیری رضا جو ہو سو ہو

خواب غفلت سے تو سو بیدار ہونا ہو سو ہو
چہوڑ ہماری یار و اغیار ہونا ہو سو ہو

نیک ہین یا زشت یا بدکار ہونا ہو سو ہو
آئے ہین ہم آپکے دربار ہونا ہو سو ہو

عزت اور ذلت ہماری آپکے ہی اختیار
بنگئے ہم بندہ سرکار ہونا ہو سو ہو

ناخدا سے التجا کیا اپنا حافظ ہے خدا
عشق کی کشتی مین ہوا سوار ہونا ہو سو ہو

یاد مولا مین چلو بیٹھو جہان لگجای دل
خار ہو صحرا ہو یا گلزار ہونا ہو سو ہو

رشتۂ الفت نہ توڑو تم ہو شیخ و برہمن
پہینکدو تسبیح اور زنار ہونا ہو سو ہو

حل مشکل کے سلئے خاموش ہو کچھ مت کہو
ہین علی مشکلکشا مختار ہونا ہو ـ سو ـ ہو

لازم ہے عاشقونکو کوئی جستجو نہ ہو
سب آرزو ہی دلربا کچھ آرزو نہو

جب تک کہ دور دل سے یہ مین اور تو نہو
چاہتے وصال دوست تو ہرگز کبھو نہو

جل کر بنیگا خاک تو بس کوہ طور سا
اوس شعلہ رو کی پاس بخار و برو نہو

پروانے کیسے جلتے ہین محفل مین آکے دیکھ
پوشیدہ عاشقونسی تو اسے شمع رو نہو

دو زلف سے عاشقان دل چاک بنگئی
چاہے کوئی رفو کرے ہرگز رفو نہو

اک دلربا ہی بر مین تو صد ہین ہزار عیش
بزم طرب ہانہو نہ ہو جام سبو نہ ہو

عاشق ہو منہ سے مت کہو خاموش ہو رہو
جب تک کہ ذبح تیغ سے تیرا گلو نہ ہو

دور کچھ مجھہ سے نہین ڈھونڈ کے لاؤن تجھکو
آپ اپنے کو بھلا دیون تو پاؤن تجھکو

دیکھ صورت کو تری ہوش نہین رہتا ہی
اپنا احوال بھلا کیا مین سناؤن تجھکو

انکھہ مین آوے نہ سینہ سماوے ہیہات
کونسی چیز ہے سلے جسمین چھپاؤن تجھکو

دل تو چاہتا ہے کہ اسطرح رکھون تو شیدہ
خود نہ دیکھون کسی ہرگز نہ دکہاؤن تجھکو

حال خاموش سے تجھکو ہی سب آگاہ ہے
آپ مین کیا کہون اور کس سے کہاؤن تجھکو

یار کا ہو نہ جو شیدا نہ کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو
نادان سمجھہ یا دانا کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

شمع رخ پر کبھی نظر عقل و حیا کے بال و پر
جلادیا چون پروانہ کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

شیخ پہرتے ہین اگر دحرم مین ہو معطف سر
کعبہ کہو یا بتخانہ کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

خلق چھلی ہے کچھ نہین کا خوش رہو مستی ہے
راضی ہین بس جانا کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

دلمین تیر گر ہی طلب خویش و برادر چھوڑ سب
در پر اوسکی مرجانا کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

ہمر کو اپنے کر پامال ہم چلے ہین تیر ہی جا بجا
حال ہے اپنا مستانہ کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

عشق مین جیب کہا قدم عالم ہو تو ہو بس ہم
کاہیکو ہم شرمانا کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

پاس رہو تم یار رہو دور نظر مین وسکی ہو منظور
جب تجھے میانکی من بانا کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

کاہیکو کس سے گفت و شنید کیجی خاموش اسکی دید
یگانہ ہو یا کہ بیگانہ کوئی کچھ بولو کوئی کچھ بولو

جلد کرلے جو ارادہ ہے ترا بسم اللہ
مہر و الطاف یا جور و جفا بسم اللہ

قتل کے قصد سے آتا ہی تو آ بسم اللہ
ہے قدم پر تری سر میرا فدا بسم اللہ

ہاتھ بڑھ کسکے یہ سر کسکا تو میرا صاحب
بندہ مین تیرا سب مجھے عذر ہے کیا بسم اللہ

نشہ خون ہے تری تیغ اودہر میرا ادہر
آب شمشیر کا پیاسا ہے گلا بسم اللہ

ذبح کر قید مین رکھ سب مجھے آزاد بنا
جو رضا تیری وہی میری رضا بسم اللہ

ہم طبیبو نسے نہین چاہتے دارو اپنی
درد کی اپنی ہمین ہے بس دوا بسم اللہ

صدق سے پر ہتار ہو دل مین تو ہر دم خاموش
پر سے سب کام ہے عقدہ کشا بسم اللہ

دلبر ہے بر مین الحمد للہ
سب کچھ ہے گھر مین الحمد للہ

دو جگ کا والی آ کر بسا ہے
دل کے نگر مین الحمد للہ

وہ گو نہین پر ہے عکس اوسکا
اس چشم تر مین الحمد للہ

شکل نبی کا شکل نبی کا
سودا ہے سر مین الحمد للہ

تاثیر عشق خیر البشر کی
دل مین جگر مین الحمد للہ

جون مردمک وہ رہنے لگا ہے
لخت جگر مین الحمد للہ

نور محمد جلوہ نما ہے
اپنے نظر مین الحمد للہ

خاموش ہوکر دیکہا تماشا ؎ ؎ ؎
حق کا بشر مین الحمد للہ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎

اور ہین شب بخوش غمزہ ہم واہ واہ ؎
اپنا کرم واہ واہ ہم پہ ستم واہ واہ

دیکہیے جو اس یار کے ابرو کا خم واہ واہ
بہول گئے یار وہم طاق حرم واہ واہ

چہوڑ کے اسلام کو عشق مین کافر ہوے
منہہ تو ہے قبلہ طرف دلمین صنم واہ واہ

ایسے میری جینے سے موت جو ہو تو خوب ہو
نکلے جو اُس کوچہ مین میرا یہ دم واہ واہ

عاشقون کے واسطے دونون طرح سے ہی مزا
وصل کا لطف واہ واہ ہجر کا غم واہ واہ

ہستے کی بستی مین تم آرہے ہو بیخبر ؎
چہوڑ کے اصلی وطن ملک عدم واہ واہ

رہتا ہے خاموش کیون فکر لناہ سے تو بول
بس وسیلہ تجہے شاہ امم واہ واہ ؎

کہا ہے قرآن مین نحن اقرب نہ سمجہو اسکو نقاب مین ہے ؎
رکہا نہین وہ کسی سے پردہ خودی سے تو خود حجاب مین ہے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہی باطن ؎
ہے ایک نکتہ کہ جسکا مطلب بیان ساری کتاب مین ہے
اگرچہ روشن ہے ماہ رخشان فلک منور زمین ہے نوران ؎
نظر مین تیرے نہ آوے کچہہ بھی تو اپنی ہستے کی خواب مین ہے
دماغ صاف ہو تو بو کو سونگہین کہلین جو آنکہین تو سیر دیکہین ؎
اوسی کی خوشبو تو عطر مین ہے اوسیکی رنگت گلاب مین ہے
جو خون کہاوی جگر جلاوی یہہ عشق اوسکو مزا دکہاوی ؎
نہ کیف ایسی شراب مین ہے نہ لذت ایسی کباب مین ہے
بمثال ماہی ہے حال اپنا رہے ہمیشہ درون دریا ؎ ؎

خبر نہین ہے کہ اب کیا ہے اگر دن رات آب مین ہے

تو پی سے خاموش جام وحدت نہ بھیج قاصد بخط کتابت
درون سینہ یہ دل سے تیرا سوال مین ہی جواب مین ہے

بیچونکا تماشا ہم یا چون وچرا دیکھی
کوئی شان جلالی ہی کوئی شان جمالی ہی
زاہد کو تمنا ہی دیدار کی محشر مین
نابینا یہان جو ہی نابینا وہان بھی ہے

کیا ظاہر و باطن کیا جلوہ نما دیکھی
بتخانہ بھی اور کعبہ دونو نہین خدا دیکھی
دنیا مین جو ہم دیکھے عقبی وہ جا دیکھے
دیکھا نہین جو اس جا جا کر وہان کیا دیکھی

خاموش بھلا پہر تم کیون دور سمجھتے ہو
نزدیک ہے شہ رگ سے قرآن مین لکھا دیکھی

صنم جو دلبر ہے اپنا پیتم ہم اسکو جانے وہ ہمکو جانے
جدا ہے ہم سے یا ہیگا ہمدم ہم اسکو جانے وہ ہمکو جانے
ندا الست و بربکم کی سماعت اپنی مین جبکہ پہونچی
جواب قالو بلا دیے ہم ہم اسکو جانے وہ ہمکو جانے
وہی ہے صانع وہی ہے صنعت جو سوچ دیکھو کیا ہے حیرت
بنایا جسنے کہ شکل آدم ہم اوسکو جانے وہ ہم کو جانے
وجود اپنا اگر عدم ہے کہانکی شادی کہان کا غم ہے
نمود ہستی ہے وہم عالم ہم اوسکو جانے وہ ہم کو جانے
ملا ہے ہمسے یار پیارا کرین ہین ہر دم بدم نظارہ
سرور وصل ہے نہ ہجر کا غم ہم اوسکو دیکھی وہ ہم کو دیکھے

تجدد امثال کو جو دیکھین تو دل مین کر خوب جبکہ سوچین
شفیع ہے پس رسول اکرم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے
نہین ہے احوال اپنا یکسان کبھو ہے شادان کبھو ہین حیران
کبھو ہے خاموش چشم پرنم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

ہندو ہی کون شکل مسلمان مین کون ہے
صحرا مین کون کوہ بیابان مین کون ہے
صورت جدا ہی سبکی مگر ایک ہے وجود
عاشق کو غم نصیب ہے معشوق کو خوشی
یہ عکس چشم یار ہین وہ عکس زلف یار ہے
صوفی ہی کوئی باصفا اور کوئی بادہ نوش

حیوان ہی کون صورت انسان مین کون ہے
گلشن مین کون باغ گلستان مین کون ہے
گل مین ہے کون خار مغیلان مین کون ہے
بلبل مین کون ہے گل خندان مین کون ہے
سنبل مین کون نرگس حیران مین کون ہے
مسجد مین کون محفل رندان مین کون ہے

خاموش دیکھ ارض و سما مین ہی کسکا نور
سورج مین کون ماہ درخشان مین کون ہے

حور و غلمان چاہے یار و نہ رضوان چاہیے
سیر کی خاطر نہین ہمکو گلستان چاہیے
منہ نظر آوی نہ آوے زلف کا سایہ بھلا
طاق ابروے صنم ہی سجدہ گاہ عاشقان
حفظ قرآن کوئی کری یا ورد خوان ہووے تو کیا
ناخدا اسی استعانت کی سمجھی حاجت نہین

عاشقون کو [illegible] مان چاہیے
ہم ہین دیوا[illegible] بیابان چاہیے
روز روشن [illegible] شام غریبان چاہیے
کیا غرض آب وضو سی چشم گریان چاہیے
عشق [illegible] پروانہ سا جانباز سوزان چاہیے
ا[illegible] فقط اللہ نگہبان چاہیے

واسطے عاشق کے ای خاموش [illegible] دم عید ہے
جان سے جانا پڑا اپنے ہونا [illegible] چاہیے

منصور کو جب سولی چڑہانے کے دن آئے
خوش [illegible] کہ مرا رتبہ بڑہانیکے دن آئے

گلشن مین ادہر گل کو ہنسانے کے دن آئے
روشن ہوئی جب شمع تو پروانہ سے بولی
کیون اوسکو وہ سر سبزی خورسندئ عالم
پروانہ خوشی سے کہا قربان مرے جان
نیرنگی قدرت کا تماشا ہے جو سارا

بلبل کو ادھر زور رلانے کے دن آئے
اب تیرے پر و بال جلانے کے دن آئے
کیون اسکو یہ غمخوار بنانے کے دن آئے
جانان سے اگر میری ملانے کے دن آئے
دیکھو نہ کہو کیسے زمانے کے دن آئے

خاموش نہ دیکھے کبھی وصل کی صورت
جبتک کہ نہین ہستی مٹانے کے دن آئے

قاصد کی التجا سے ہمین کب پیام ہے
اسلام کفر دونو نکا اس دل سے ہی ظہور ہے
مستون کی جو نماز ہے ہوش و خرد سے دور ہے
چاہی ہے کوئی طوبہ کوئی قد یار کو
منہ پہ کبھو خیال کبھو دھیان لٹ ہین
عشاق چشم یار جو ہین ایسے بے خبر

جانان سے دل ہمارا تو خود ہمکلام ہے
بتخانہ ہی یہی بیت الحرام ہے
سجدہ سجود ہے نہ قعود و قیام ہے
چاہت ہے جسکی جیسے اوسی وہ مقام ہے
عاشق کی صبح ہی یہی اور یہ ہی شام ہے
ساقی کدھر ہے بادہ کدھر کیسا جام ہے

خاموش کو تو خوف نہین پل صراط کا
شاہ نجف امیر عرب پیشوا امام ہے

کیسے مجھے ہر تری جستجو ہے
جسکے جبکہ ڈھونڈھا نظر آپ آیا
سب دو [illegible] ہر رنگ مین ہے
[illegible] قتل کرو ہم کو انکار ہے کب
کیا [illegible] تو اب مجھے بھی اے میری اے حبیب

تو آئینہ سا خود مرے روبرو ہے
عیان ہون مین تجھہ مین نہان تجھہ مین تو بھی
رگ و ریشہ گل مین جسطرح بو ہے
وہ تلوار کسکی یہہ کسکا گلو ہے
بھلی یا بری دلمین جو آرزو ہے

خدا اپنا حافظ ہے پھر خوف کیا ہے ‌‌ ‌ ‌ نہ دشمن ہے کوئی نہ کوئی ہی توہی

جو سب حق کی حق ہے تو خاموش ہو جا
انا الحق کی تیری عبث گفتگو ہے

تیر نظر تیرا عجب تیر ہے
عاشقان روتے ہین کوئی ہنستے ہین
غیر خدا کون ہے حافظ مرا
دل کو ہوس تو جلا عشق مین
لیلی اگر دیکھے تو مجنون سے بنے

روبرو آیا سو وہ نخچیر ہے
دونو طرح یار کی تاثیر ہے
مان ہی اگر باپ ہے یا پیر ہے
کیمیا تو ہے تو ہی اکسیر ہے
جادو بھری کیا تری تصویر ہے

ناصح خاموش تو رہ کچھ نکہہ
جو میری تقدیر سو تدبیر ہے

مکان دلمین تو مسند نشین ہے
کوئی کعبہ مین اور کوئی دیر مین جا
یہہ دل نے ایسی کچھ پائی ہی وسعت
جو نابینا ہو دن کو رات جانے

منور تجھ سے سب ارض و زمین ہے
خلائق ڈھونڈھتی ہر ہر کہین ہے
کہ جسکے آگے پست عرش برین ہے
بھلا سورج تو پوشیدہ نہین ہے

مثال شمع خوش جلتا ہے خاموش
تری محفل مین جانا تو ہی وہین ہے

مثال تن ہو نہین تو مثل جان ہے
کوئی دم کا گذارا اب یہان ہے

جدائی مجھ مین اور تجھ مین کہان ہے
قدیمی گھر ہمارا لامکان ہے

اگر لکھتا ہوں میں ہوتا ہوں میں نہیں ہے
مجھے دی عشق کا سودا لگا دی
یہان آ ہی تھی بسینہ پیش و پس لیس
شراب بیخودی مجھکو پلا دے

یہہ میں بھی میری سب تیرا بیان ہے
مری ہستی کی جو ساری دکان ہے
روان ادھر کو ہر پیر و جوان ہے
بہلا دے دلمین جو سود و زیان ہے

اگر خاموش ہوں یا ہوں میں گویا
دہن میرا ہے سنے میری زبان ہے

تو نکر اپنے لئے تدبیر اپنی ہاتھ سے
قلب اپنا صاف کرے سو آروپا ہی
گھر سے رکھ رام رام اور شیخ سے بھی سلام
عاشقوں کی رمز گر چاہیں کام کا آ بہتے
گہو پر مجنوں کی لیلی جاو جب دامن ہاتھ
ادب منظور تجھکو تو سمجھ اپنا گناہ

کام کرتی ہے تری تقدیر اپنی ہاتھ سے
پھینکدی پارس بھی اور اکسیر اپنی ہاتھ سے
حق نے کھینچی ہی یہی تصویر اپنی ہاتھ سے
کیا ہی طاقت جو کریں تحریر اپنی ہاتھ سے
لاش لیلی کی کفن کو چیر اپنے ہاتھ سے
گو نہیں کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتھ سے

دامن آلودہ اگر ناموس ہے تو کیا عجب
پاک کردیں حضرت شبیر اپنے ہاتھ سے

دوستی میں گو ہر چند دل آزاری ہے
جان قربان کردن حجت تری اور ایمان
دل تو چاہتا ہے محبت میں تری ہو سو ہو
عشق کے کوچہ میں دل نکلا خدا جانی کہیں
باغ کی سیر کو جی چاہتا تو آؤ دیکھو

کفر ہے گر میں کہوں یار ستمگاری ہے
بس مبارک تجھے یہ عشق کی بیماری ہے
پہلے کا فرق ہے بعد کو دینداری ہے
ہاتھ اوسکے نہ بکے جسکی خریداری ہے
داغ فرقت مری سینہ میں گلکاری ہے

کار دیتا ہے معطل مجھے کر دے خاموش
بیخودی اپنی تو دے عین یہہ ہشیاری ہے

علم ظاہر داستانی اور ہے
علم اسرار نہانی اور ہے

وعظ پند و عالمانی اور ہے
حال و قال صوفیانی اور ہے

عارفون کی رازدانی اور ہے
عاشقون کی لنترانی اور ہے

جلوہ حق حق ہے ہر ہر شانمین
اپنی اپنی ان بانی اور ہے

زور جسم و علم ظاہر پر نہ جا
سیر ملک لامکانی اور ہے

خضر سے چاہین نہ ہم آب حیات
اپنی عمر جاودانی اور ہے

جو ہین خوبان جہان سب خوب ہین
اپنا وہ دلدار جانی اور ہے

روبرو ظاہر توجہ ہو نہو
دل سے دل کی مہربانی اور ہے

ابداری تیغ آہن کی ہے اور
خنجر ابرو کا پانی اور ہے

پیر کامل کا تصور خوب ہے
عشق حسن نوجوانی اور ہے

فکر مین خاموش کے ہے اور کچھہ
گفتگو اب یہہ زبانی اور ہے

نہین جور یار جو ہے مہربانی ہے
ظلم و ستم بھی ہے تو کرم کی نشانی ہے

چین بر جبین ہے ظاہر اخلاص کی پیچ
معشوق کو بھی الفت عاشق نہانی ہے

اپسمین کیون جھگڑتے ہوئے شیخ و برہمن
دیر و حرم کا سمجھو تو لیسا ایک بانی ہے

ہر رنگ سے نمود ہے کون و مکان مین
ہر رنگ ذات پاک الٰہی لامکانی ہے

وضع وجود اپنا مثال حباب ہے
توٹے اگر حباب تو پھر پانی کا پانی ہے

دانا مزاج ہو تو فقط اک اشارہ بس — نادان کو لہو لعب ہے اور قصہ خوانی ہے

خاموش حق کی بات بہرحال خوب ہے
ذکر خفی و قلبی اگرچہ زبانی ہے

عاشقوں کی درد کی دارو ہی درمان اور ہے — درد ظاہر کے لئے فکر طبیبان اور ہے
دل حق پر اپنے نہ کیجو فخر ای زاہد بھلا — جسم و تن مجذوب کا بی عیب و عیان اور ہے
ظاہرا مخلوق کا آدم کی صورت سے ولے — غور کر باطن ہے کوئی دیکھو تو انسان اور ہے
عشق کے بازار میں رکھتے ہیں سودا اگرچہ سب — خواجگان چشت کی کچھ گرم دوکان اور ہے
ر دیتے ہیں الفت میں سب ہر مرتبہ یکسان کہاں — ابر باران اور ہے اور ابر نیسان اور ہے
درد دل کی واسطے پوچھوں حکیموں سے میں کیا — بے کمان ہے تیر کا یہ زخم پنہان اور ہے

جان جانان پر کرے قربان جو خاموش ہو
بدلے اوسکے جان کے موجود سو جان اور ہے

گل ہنسا تو ہنسا دیا کس نے — رو دیا بلبل رلا دیا کس نے
شمع پروانہ کو جلاتی ہے — شمع کا دل جلا دیا کس نے
خواب میں شب کو زلیخا کے آ — شکل یوسف دکھا دیا کس نے
شیخ اور برہمن نہیں سمجھے — دیر و کعبہ بنا دیا کس نے
آگ میں جب گری خلیل اللہ — ڈالا کس نے بجھا دیا کس نے
منہ سے منصور کے انا الحق کو — کہا کس نے سزا دیا کس نے

ہے وہی تو سمجھ لے بس خاموش
تجھ کو عقل رسا دیا کس نے

میری حالت مرا خدا جانے
عاشقی کا وہی مزا جانے
لگی بیماری عشق کے جسم کو
اوس نے ہم سے چھپا لیا منہ کو
جسکا نسخہ نہو کتابون مین
رخ ادہر کو نہین ہے چین بجبین

جان و دل کی وہ دلربا جانے
خون دل اپنی جو غذا جانے
موت ہی اپنی بس دوا جانے
جسے ہم اپنا آشنا جانے
اوسکی دارو حکیم کیا جانے
کچہہ نہ کچہہ میری وہ خطا جانے

وہ بھی راضی ترے سے ہے خاموش
راضی ہوا اوسکی جو رضا جانے

کوئی غم ہجر مین بیچین کھڑا روتا ہے
زور زاری سے نہ کچہہ زر سے ہو مطلب حاصل
کانٹے بوئے بھی پھل کھاؤن تو کیونکر کہاؤ
کھیل مین طفلی جوانی کی سب نیند مین سوتا
جا کی دکھلائیگا منہ اپنا میان کیسا وہان
آیا جس کام کو ہوشیار ہو کرلے وہ کام

کوئی شب وصل مین ہنستا ہے پڑا سوتا ہے
اپنی قسمت کا لکہا ہے جو وہی ہوتا ہے
میوہ کھاتا ہے وہی جیسا کوئی بوتا ہے
عمر کچہہ پاتا ہے اسکو بھی عبث کہوتا ہے
داغ عصیان کی سیاہی تو نہین دہوتا ہے
دن نکل آیا ہے آنکہ تو پڑا سوتا ہے

عشق کی راہ مین نہین فخر نسب ہے خاموش
پیرزادہ ہے کسی شیخ کا پوتا ہے

کہو اوس یار سے کیون ایسا ستاتا ہے مجھے
مین تو ہون بندہ درگاہ ترا اے صاحب
پاس رہتا ہے مگر جیسا کہ گل مین ہے باس

آپ آتا بھی نہین اور نہ بلاتا ہے مجھے
در بدر کا ہمکو پھراتا ہے مجھے
دیکھتا ہون نہین ہمرنگ نظر آتا ہے مجھے

دست نابستہ ہو تیری رشتہ الفت کا میان
توجہ ہر جا ہتا ہی کھینچ لے جاتا ہی مجھے

چال وسکا مرا یون جیسی کہ گل اور بلبل
آپ خود ہنستا ہی ہر بار رولاتا ہی مجھے

شمع پروانہ سی بولی مین جلائی تجھکو
مین جو جلتی ہون کہو کون جلاتا ہی مجھے

ستم یار کرم جان کی ہون خاموش
شکوہ اوس سے جو کرون کچھ نہین بھاتا ہی مجھے

بو الہوس کو محفل جانان مین جانا منع ہے
مثل پروانہ مگس کو پر جلانا منع ہے

کون کہتا ہی کہ اوس میدان مین جانا منع ہے
عشق سے مقتل مین جا پہونچی پھر آنا منع ہے

شیخ صاحب مت رکھو الفت بتونکی دلمین تم
خانہ اللہ کو بتخانہ بنانا منع ہے

ہے روا کہنا انا الحق جو کہی منصور سا
منع ہی فرعون سا اپنا جتانا منع ہے

قاصدا اوس یار سے کہدیجو تم آتی نہین
خوانمین بھی ہمین صورت دکھانا منع ہے

ظاہرا اوس سے ستم تو آپ ملتی نہین
خواب مین بھی ہمین صورت دکھانا منع ہے

دیکھے جب شبنم رخ گل سے کہا بلبل نے یون
اسے گل خندان تجھے آنسو بہانا منع ہے

چشم جادو سے کوئی بیمار ہوکر مر گیا
قبر پر کب اوسکی نرگس کو چڑہانا منع ہے

ہے مثل مشہور اے خاموش دلسے دلکو راہ
دلبرون کو عاشقونکا دل دکھانا منع ہے

ہم گرچہ نہین لایق دربار تمہارے
مشہور تو ہین بندہ سرکار تمہارے

اچھے رہین نزدیک بری جا مین کہ ہم کو
گل ہین تو تمہارے ہین وگر خار تمہارے

زندہ کو تو مردہ کرین اور مردہ کو زندہ
ہین دو تو صفت مانگھو نسی اظہار تمہارے

مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتھ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابرو خمدار تمہارے

یوسف کے تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
ہم ایک نہین تیر نگہ سے کے تری زخمی

یوسف سے ہزارون ہین پیدا خریدار تمہارے
بہتر سے ہین ان چشمونکی بیمار تمہارے

خاموش نہین قابل محفل ہے کسیطور
رہنے دو اسے بس پس دیوار تمہارے

ادہر وہ خنجر ادہر مرا سر ادوہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے
وہ کسکا ہی سر یہ کسکا خنجر ادوہر تو ہی ہی ادہر تو ہی ہے
نجان میری نہ تن ہے میرا تو میرا صاحب مین بندہ تیرا
ہوا ہین راضی تری رضا پر ادوہر تو ہی ادہر تو ہی ہے
کرم کرے تو بجا ہے ستم کرے تو ستم بجا ہے
جو دلمین آوی تری ہے بہتر ادوہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے
کہان ہے یوسف کہان زلیخا تھی کسکی صورت جو خواب دیکھا
ہے کون عاشق ہی کون دلبر ادوہر تو ہی ہی ادہر تو ہی ہے
کدہر وہ لیلی کدہر وہ مجنون غم جدائی سے نبکی محزون ہے
پہرے ہی بر مین جو مجنون نبکر ادوہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے
اوٹھے ہے دریا مین جبکہ طوفان تو آپ حافظ ہی اور نگہبان
اگر ہے طوفان دگر ہے لنگر ادوہر تو ہی ہی ادہر تو ہی ہے
نہیں ہے احوال عشق یکسان کوئی ہے خاموش کوئی ہی نالان

کوئی ہے ساکت کوئی ہی مضطر ادھر تو ہی ہی ادھر تو ہی ہے

اوڑہی فلک نے گرد ہی چادر سحاب کی — ہرگز نہین چھپی گی چہلک آفتاب کی

مخمور مست ہین جو صداے الست سے — چاہت نہین ہی اونکو شراب و کباب کی

ارض و سما مین نور محمدؐ ہی جلوہ گر — ہی روشنی جو مہر کی یا ماہتاب کی

خوشبو نہو تو کون کہی یہہ گلاب ہے — صورت جو آپ کی ہی وہ صورت گلاب کی

اصل وجود ذات سے کب غیر ہی صفات — ہستی جو آپ کی وہ ہستی حباب کی

دل عاشقوں کا ہین رہا ہی سوز عشق مین تپتا — ہر دم ہے اونکی مغز مین خوشبو کباب کی

حامی شفیع اپنے ہین خاموش کیا ہی غم
محشر مین جبکہ ہوئیگی پرسش حساب کی

یا بھلائی کر چلے ہم یا برائی کر چلے — جو لکہا تہا اپنی قسمت مین وہی ہم کر چلے

شمع اور پروانہ دو تو عشق کی آتش مین جلے — کسطرف جاتے ہین دیکھو ہوکے خاکستر چلے

ہین کہان یوسف زلیخا لیلی و مجنون کہان — عشق باقی رہ گیا دونو گئے بس مر چلے

ساقیا دل سے بہلا دے گردش دوران غم — جب تلک دم چلرہا ہی جام بہر بہر کے چلے

عاشقوں کو خوف دوزخ ہی نہ جنت کی غرض — راضی ہین دلبر جدہر کو چاہی اودہر لے چلے

کوچہ جانان مین جا خاموش ہوای صید دل
تڑپہو مت حلق پر پھرے اگر خنجر چلے

اگر ہم تمہارے گناہگار ٹہرے — ہمارے مگر آپ غفار ٹہرے

خفا ہونا خوش ہونا ہر بار کیا ہے
جو کچھ ٹھہرنا ہونا سو ایکبار ٹھہرے

ہوا حکم موسی کو جب لن ترانی
تو پھر کون خواہان دیدار ٹھہرے

جو دل چاہو بخشو نہ بخشو ای صاحب
یہہ بندونکی صاحب تو مختار ٹھہرے

ملے کیسے ہی بیچ مین قعر دریا
ادہر وار ہم ٹھہرے تم پار ٹھہرے

بری ہین تو ہم ہین بھلے ہو تو تم ہو
جو گل آپ ٹھہرے تو ہم خار ٹھہرے

اے خاموش فریادرس کون ہوئے
ستمگار جب یار دلدار ٹھہرے

انسان کو اک غم ہی وہ غم اور ہی کچھ ہے
ازار محبت کا الم اور ہی کچھ ہے

موسی کو سلامت رکھے کوہ طور جلا ہے
معشوقون کی غمزی کا ستم اور ہی کچھ ہے

محراب حرم سے پھری زاہد کا کیون رخ
اوس شوخ کی ابرو کا وہ خم اور ہی کچھ ہے

کعبہ مین گیا حج کیا اٹھ لکو صفا کر
اے شیخ تری دل کا حرم اور ہی کچھ ہے

بتونکی نہ پرستش کروای برہمنو تم
خود شکل تمہاری یہہ صنم اور ہی کچھ ہے

بندہ تو خدا کا ترا دم بھی ہے خدا کا
خاموش وہ دیکھو یہہ دم اور ہی کچھ ہے

ہم سے دلبر ہمارا برہم ہے
تن سے جیسے [illegible] ہم ہے

قبلہ رخ ہون کرون کہ ہر سجدہ
روبرو طاق ابرو سے خم ہے

عشق کا جب سے ہم کیا سودا
دل کا اسباب سارا برہم ہے

باطنی مہربانی ہر دم ہے
آگ سے دل بہتا ہی جاتا ہے
ہے سدا غم مین عاشق مولا تہ

گو ملاقات ظاہری کم ہے
شکل دیکھو تو دیدہ نم ہے
بوالہوس کو فقط محرم ہے

شکوہ مت کر تو چپ رہو خاموش
عشق کے درد و غم کا کیا غم ہے

اوٹھاؤ عقل کا پردہ چلے چلو تو سہی
ملیگا تم سے تمہارا وہ یوسف دوران
ملے ناقہ لیلیٰ یہی تو ہین مجنون
مکین سے ظاہر املنا اگرچہ مشکل ہے
بہروسہ ہیشہ کا کشتی کا ناخدا کا نکر
برے بہلے ہین جو ہین اوسکی کچہہ کہو نسنو

صفا ہے عشق کا رستہ چلے چلو تو سہی
مثال چاہ زلیخا چلے چلو تو سہی
مثال چاہ زلیخا چلے چلو تو سہی
مکان دیکہلو اوسکا چلے چلو تو سہی
وہ آپ نادی ہی مولا چلے چلو تو سہی
ہم اوسکے بیچ وہ دریا چلے چلو تو سہی

گناہ اپنی ہین بہتر ہے ہو نہ رو خاموش
بڑا ہے فضل کا دریا چلے چلو تو سہی

مخمس حضرت شاہ خموش صاحب بر غزل حضرت امیر خسرو در شان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حسنِ ازل جتّبا ده امکانین کی جلوه گری
خواجہ معین الدین حسن اجمیر چشتی سنجری
نورِ احد احمد بنا احمد ہی سے صورت تری
ای چہرهٔ زیبای تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

خاندان چشتیہ کی آپ ہے سرور
سب گزین پامال ہین کیا کر سکے کوئی ہمسری
شمس و قمر حور و ملک انسان کیا جن اور پری
تو از پری چابکتری وز برگ گل نازکتری

در ہر یہ گویم برتری حقا عجب دلبری

کیا وصف لکھّے آپکا ای نائب خیر البشر
ہر چند دیکھا خوبسا ہین اپنی دلمین غور کر
ہذا حبیب اللہ تہا آپ کی پیشانی پر
ہر گز نیاید در نظر صورت بدین روی خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ ویا مشتری

تہی نور حق سے آپکی رخسار پر ایسی چمک
ہیجده ہزار عالم ہوی روز ازل سے تا ابتلک
خورشید جب ہوئی روبرو ذره بنی اسکی جھلک
تا نقش میبندد فلک کس نداده این نمک

حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

مخلوق ہین جتنے کہ سب ہندو مسلمان کوئی ہو
چاہو جسے بسمل رکھو اور چاہو جسکی جان لو
ہندو ہی سمجھا ہے وه بس روبرو آتا ہے جو
عالم ہمہ یغمای تو خلق خدا شیدای تو

اسے نرگس رعنای تو آورده رسم کافری

صورت تری صورت گر ہے گرچہ بظاہر ہے جدا
[illegible] ظہر شده ہے [illegible] سے ہی جدا

ہستی مری جب اوٹھ گئی پھر کب ہی میری خودی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

کوئی برہمن یا شیخ گر دیکھی تری صورت صنم
مشرق سی لے مغرب تلک عرب او عجم
زنار تسبیح توڑ دین اور چھوڑ دین دیر و حرم
آفاق را گردیده ام مهر بتان ورزیده ام

بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری

مشکل کشائی کیجئی ای ابن مشکل کشا
خاموش ہین لاچار ہو جاو کہان بیدست و پا
ہون شامت اعمال سے حرص و ہوا مین مبتلا
خسرو غریب است و گدا افتاده در شهر شما

باشد که از بهر خدا سوی غریبان بنگری

الصیف

تری ملنے کا ہی دلمین مجھی اشتیاق بحد
گئے بیت سب تو سہ میری بخت ہین اسعد
یہی آرزو ہے دلکی یہی دلکا میری مقصد
خبرم رسید امشب که نگار خواهی آمد

سر من فدای راهی که سوار خواهی آمد

تری عاشقان صادق کئی مال و زر کو تلف
ترے راہ مین منتظر ہو کھڑی باندہ کر صف
تری ناوک نظر کا کئی جان و دل کو ہدف
همه آهوان صحرا سر خود نهاده بر کف

بامید آنکه روزی به شکار خواهی آمد

تپ ہجر سے اگرچہ مرا دل ہوا ہے بریان
کبھو ہوگا سایہ افگن مری قبر پر وہ اماں
مری دل کو ہے یقین ہی مرا اسکا پانگاہبان
کشش کہ عشق دارد نگذاردت بدینسان

بجنازہ اگر نیائی بہ مزار خواہی آمد

نہیں جینے کی ہی شادی نہیں مرنیکا مجھی غم
یہی عرض و التجا ہے سنو قبلہ گاہ عالم
یہی آرزو کہ نکلے تری روبرو مرا دم
بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم

پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

تری ہمدمی کا جانا ہی عبث جو یار کوئی
میاں ہند گو نپہ اپنی کر ظلم اور ستم کم
چاہی یار تیغ یا چلاؤ تیر ہائے [illegible] کا ہی
مئی نشست خون مردم کہ [illegible]

مخور این قدر کہ فردا بخمار خواہی آمد

چلے جاؤ عشق کی راہ کرو خاموش [illegible]
سنیے قول امیر خسرو لگی دلمیں [illegible]
ڈرو مت بہت سے آفت ہیں [illegible]
بیک آمدن ربودی دل [illegible]

چہ شود اگر بدینسان دوسہ بار خواہی آمد

مخمس بر غزل جامی رحمۃ اللہ علیہ

سرور عالم جناب پاک ختم المرسلین
خلق حیران ہی تمہارا دیکھہ کے نور جبین
ہے عرب کی شکل میں کیا شان رب العالمین
عارض است یا قمر یا لالہ احمر است [illegible]

یا شعاع شمس یا آئینۂ دلہاست این

کفر اور دین دو تو تابع ہیں ترے ای شاہ زمن
عکس کاکل سے ترے بنتا ہی کفر برہمن

عکس رو پاک مین بنتا ہی دین مومن و طن
زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن

سنبل تر یا سمن یا عنبر سارا ست این

آپ جب پیدا ہوے ظاہر ہوئی بنیاد خلق
آپ کی گر نہ نظر ہے حشر مین برباد خلق

آپ کی مہر نظر ہے باعث ایجاد خلق
چشم تو جادو ست یا آہو ست یا صیاد خلق

یا دو بادام سیاہ یا نرگس شہلاست این

وقت شب جب کبھو اکثر لب ہلایا کرتے تھے یہ بات
خضر جب دیکھی وہ آب زندگی ہیں دھو ہاتھ

نور ست دندان کی ذکی شکل بنجاتی ہی رات
حقہ لال است یا سرچشمۂ آب حیات

یا دہن یا میم یا طوطی شکر خوار است این

عرش و کرسی لامکان ہے آپکا وہ ہے مکان
آتے ہین بہر زیارت کرتے ہین کروبیان

روضۂ اطہر مدینی مین بنا ہی گھر یہان
کوئی تو کعبہ است یا خلد برین یا [illegible]

یا گلستان ارم یا جنت الماواست این

عرش سے لے فرش تک جتنے کہ ہین سب خاص و عام
حسن یوسف آپکی ہی حسن کا بیشک غلام

آدم و جن اور ملک تسلیم کرتے ہین کلام
روی تو خورشید تابان است یا ماہ تمام

یا فرشتہ یا پری یا شمع بے پرواست این

صورت شیرین شدی با شکل دلدار آمدی عاشق زار آمدی خود یار غمخوار آمدی	صورت فرهاد گشتی خود بکوهسار آمدی در بهاران گل شدی در صحن گلزار آمدی

بعد ازان بلبل شدی با ناله وزار آمدی

طالب اعجاز خود گشتی شدی خود معجزا نور بر کوه طور گشتی خود شدی حیرت فزا	خود عصا گشتی بدست موسی بخشیدی عصا خویشتن را جلوه کردی اندرین آئینها

آئینه برهم نهادی خود باظهار آمدی

ذات بیچون بیچگون خود میکنی چون و چرا کیست آن گفته انا الحق کیست آن داده سزا	خود انا الحق گفتی خود گفتی انا الحق نارو نور منصور از کجا و دار منصور از کجا

خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

گوش کن خاموش ارشاد جناب پیرها قطب عالم صابریه خاندان چشتیا	باغبان گلشن توحید و اسرار آمدی گفت قدوسی فقیرے در فنا و در بقا

خود بخود با ذات خود زان گر نمودار آمدی

مخمسه بر غزل حضرت قدوسی رحمتہ اللہ علیہ

پھر عشق کے آزار کا پیدا ہو دلمیں غلغلا ہاتھ میں ... لے کر ... نہایت آج کل	دیکھا وہ پیارا دو گر مجھے شاید کیا ہی تجھے دارم دل ما چند دل صد گونہ حیران و ذلیل

چشم بخون دیدہ آستین اشک طوفان در بغل

بو زلف کی تیرے گلشن میں آئی ہوی خلق
تعریف جو خوشبو کی تیری ایسی ہے کچھ گلبدن
حیران پریشان پھرتی ہیں جا بجا دشت میں دیوانہ بن
باد صبا گر بگذرد از کوی تو سوی چمن
گل غنچہ گردد تا کند بوی تو پنہان در بغل

میں وہ ہوں کمان ابرو سے اک دن ہو گیا تھا دو چار
مرہم لگانا کس جگہہ کس جا پہ ہی کرنا رفو
تیرے نظر سے چھد گیا اچھا ہو گیا گھاو
تا زخم خدنگ غمزہ را اگر لذت آوا
مرہم جراحت ہای دل دزدیدہ پیکان در بغل

مستوں کی حالت کچھ جو مست دیکھی ہی تھا مر گیے
کوئی زرد رو ایسی غمخوار ہیں کیے ہوی
وہ لوگ ہیں مفتی انکی جو کام نیکی کی کری
روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل

ہم نے گناہ کیا مال ہیں دریای رحمت جوش ہا
کیا موتمن ہو کچھ مست کہو تو یہ سخن کہتا ہی
دلمیں تو اپنی گر یقین حافظ ہی لبس اپنا خدا
قدسی ندانم چون شود سودا بہ بازار جزا
او نقد امرزش بکف من جنس عصیان در بغل

خمسہ بر غزل نظامی رحمۃ اللہ علیہ

ہیں کیہ کہو بد کہہ کوئی کچھ کہو
عشق کا میں بندہ ہوں جو ہو سو ہو

شمس و قمر و حور و پری ہین یہہ جو ۔ ۔ ۔ ۔ ای مہ ترکان ہمہ ہندوی توئی

دور بود چشم بد از روی توئی

ملک تیرا خلق جہان سب تیری
دیکھہ تجھے مر گیا مین جیتے سے
چھوڑ کہان جاؤن مین تیری گلی
تیر جفا بر من مسکین زدی

نیست مرا طاقت بازوی توئی

باغ مین گل رہتا ہے خندہ دہن
ہوتا ہے معشوقونکا یون ہی چلن
بلبل آشفتہ ہے بس نالہ زن
شوخی دید فتنہ و پیمان شکن

کس چہ کند با تو با خوی توئی

خوف ہے دوزخ کی نہین دردمند
دام محبت مین ہون پابند
راحت کبہی نہین ہے آخر پسند
پلہ چو در حشر بمیزان کشند

[illegible] و دشمن نگرم ہموی تو

تم ہو علیم اے احمد احد
کیون نہین خاموش [illegible]
حکم تمہارا ہے کرے کون رد
بر در تو نیست کہ دم میزند

بندہ نظامی دعا گوی تو

الیضا

تہی فقط اونکو ثبوت جو ۔ ۔ ۔
احمد آپکی خاطر تو خدائی ہی سبہی

میم کے پردہ مین خود آپ احد ہی مخفی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدای تو عجب خوش لقبی

آپ مین ذات خدا مین ہی عجب راز و نیاز | پر نہ فرشتون کی جہان پر جلین ہمت کر پرواز
پہونچے ایک دم مین سر عرش پہ ہو کے دمساز | تو ہمائی کہ ترا عرش شدہ پا انداز

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

حشر برپا ہوگا جب ویگا سورج پہ پہر | نفسی نفسی ہی پکارینگی وہان پیغمبر
امتی امتی فرماؤ گے تم یا سرور | چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

دلمین ہی شوق زیارت مدینہ دن رات | ہم ہین معذور وہان ہم نہین سکتی ہین جا
خضر صاحب کو بھی میسر ہوی ظلمت مین نجات | ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کسقدر آپ کی درگاہ مین ہی جاہ و حشم | دربان آپکا جبرئیل ہے فخر عالم
پاک کوچہ مین رکھون کیسی مین ناپاک قدم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگی کوی تو شد بی ادبی

گلشن ہستی مین جب پیدا ہوی خیر الانام | کفر کی بیخ و ثمر سب ہو گئی خشک تمام
دین سے تازہ ہوا ملک عرب و روم و شام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبی

بندہ خاموش گنہگار نہایت عاصی | اپنا دار الشفا سمجھا ہی مدینہ کی گلی
کیون نہ بخشش کریگا دوائی مری درد دلکی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پی درمان طلبی

تمام شد بالخیر